

269

آیات نمبر 22 تا 26 میں اصحاب کہف کا بقایا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کو تلقین کہ یہ ساری تفصیل سن کر بھی یہ لوگ بحث کرنے سے باز نہیں آئیں گے سو ان کو نظر انداز کر دیں۔ اپنے کاموں کے بارے میں انشاء اللہ کہنے کے لئے تاکید۔

سَيَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ‌ۚ اب کچھ لوگ کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا وَيَقُوۡلُوۡنَ خَمۡسَةٌ سَادِسُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ رَجۡمًۢا بِالۡغَيۡبِ‌ۚ اور کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا، یہ سب لوگ بغیر دیکھے محض اندازہ سے باتیں کر رہے ہیں وَيَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَةٌ وَّثَامِنُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ‌ؕ اور جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا قُلْ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِهِمۡ مَّا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلٌ‌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيۡهِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ وَّلَا تَسۡتَفۡتِ فِيۡهِمۡ مِّنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کہہ دیجئے کہ ان کی تعداد کو میرا رب خوب جانتا ہے اور سوائے چند لوگوں کے کوئی ان کی صحیح تعداد نہیں جانتا، سو ان کے متعلق سرسری گفتگو کے علاوہ کسی سے طویل بحث نہ کریں اور نہ ان کے بارے میں کسی سے کچھ دریافت کریں [رکوع ۳] وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَاىۡءٍ اِنِّىۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ﴿۲۳﴾ آپ کسی کام کے متعلق یہ کبھی نہ کہیں کہ میں کل یہ ضرور کر دوں گا اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ‌ وَاذۡكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ وَقُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّهۡدِيَنِ رَبِّىۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ مگر یہ کہ ساتھ یہ بھی کہیں کہ اگر اللہ چاہے گا، اور اگر کبھی "ان شاءَ اللہ" کہنا بھول جائیں تو جب یاد آجائے فوراً

اپنے رب کو یاد کریں اور کہیں کہ امید ہے میرا رب اس سے قریب تر بھلائی کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب کہف غار میں تین سو نو سال تک رہے قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اے پیغمبر (ﷺ) ! آپ کہہ دیجئے کہ ان کے غار میں رہنے کی مدت کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، آسمانوں اور زمین کا تمام علم غیب اسی کے پاس ہے اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ ؕ وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ٘ وَّ لَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اُس کے علاوہ لوگوں کا کوئی کارساز نہیں اور نہ ہی وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک کرتا ہے اس قصہ میں منکرین کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اصحاب کہف اسی توحید کے قائل تھے جس کی دعوت یہ قرآن پیش کر رہا ہے۔ اہل ایمان کے لئے پیغام کہ اصحاب کہف کی مشرک قوم کا رویہ منکرین کے رویہ سے مختلف نہ تھا، لیکن اللہ نے ان کی مدد کی اور ان کی قوم کے ظلم سے انہیں بچا دیا۔ جس طرح اللہ نے اصحاب کہف کو ایک مدت دراز تک موت کی نیند سلانے کے بعد پھر اٹھا دیا اسی طرح قیامت کے دن تمام انسانوں کو دوبارہ اٹھا دیا جائے گا۔ ہر شخص کے اعمال کا حساب ہو گا اور اس کی مستقل رہائشگاہ جنت یا جہنم کا فیصلہ کیا جائے گا۔